

دہکتا اور خون آلود بنگلہ دیش

سلیم منصور خالد

پنڈت جواہر لال نہرو کی بیٹی اندرا گاندھی اپنی مجلسوں میں کہا کرتی تھی: ”میری زندگی کا حسین ترین لمحہ وہ تھا، جب میں نے پاکستان میں مداخلت کر کے بنگلہ دیش بنایا۔“ لیکن دوسری طرف عجب معاملہ ہے۔ سابق مشرقی پاکستان کی عوامی لیگ ۱۹۷۱ء کے لیے کو اپنا کارنامہ قرار دیتی ہے، ۴۰ برس بعد ان لوگوں کو قابلِ گردن زنی قرار دیتی ہے، جنہوں نے دشمن ملک کے حملوں کے خلاف اپنے وطن کا دفاع کیا۔ آج کے بنگلہ دیش میں اسی اندرا کے پرستار حکمران پاکستان کا نام لے کر اسلام اور اسلامیان بنگلہ دیش کے خلاف آگ اُگل رہے ہیں اور اسلامی سوچ کے حامل افراد کو خون میں نہلا رہے ہیں۔ ۱۰۰ فی صد ہندو آبادی ان بلوائیوں کا موثر حصہ ہے اور دہلی نواز عوامی لیگ کے کارکن اور نیم فوجی تنظیمیں ان کی پشت پناہ ہیں۔ ہندستانی خارجہ پالیسی سے حرارت حاصل کرنے والے ذرائع ابلاغ اس صورتِ حال کو دیکھتے الاؤ میں تبدیل کرنے کے لیے ہر لمحہ مستعد ہیں۔

نومبر ۲۰۱۳ء میں جب نام نہاد انٹرنیشنل وار کرائمز ٹریبونل (ICT) کے صدر جج نظام الدین کی غیر اخلاقی، غیر قانونی اور دھاندلی آمیز گفتگو کا بھانڈا بیچ چورا ہے پھوٹا، اور اس نام نہاد ’جج‘ کو استعفا دے کر گھر کی راہ لینا پڑی تو نئی دہلی اور ڈھاکہ میں حکمران پارٹیوں نے بہ عجلت تمام ایک ڈراما سٹیج کرنے کی کٹھانی۔

سب سے پہلا کام یہ کیا کہ وہ نام نہاد، ٹریبونل جو بار بار سرکاری وکلا کی حماقتوں اور خانہ ساز گواہوں کے جعلی پن کے ہاتھوں دنیا بھر میں رسوا ہو رہا تھا، اس نے جماعت اسلامی کے قائدین کے خلاف جعلی مقدموں کی کارروائی کو تیز کر دیا، تاکہ عوامی لیگ کے ’سیکولر انصاف‘ کی مزید دھجیوں کو

بکھرنے سے بچایا جاسکے۔ یوں ۲۲ جنوری ۲۰۱۳ء کو جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے ایک رہنما ابوالکلام آزاد کو سزائے موت دینے کا اعلان کر دیا۔ اس فیصلے سے بنگلہ دیش کی سیاسی فضا میں بھونچال آ گیا۔ ملک بھر میں اس فیصلے کے خلاف مظاہرے شروع ہو گئے۔ حکومت نے ان مظاہروں سے توجہ ہٹانے اور دہشت طاری کرنے کے لیے عوامی لیگ کے کارکنوں کو مسلح کر کے گلی کوچوں میں پھیلانا شروع کر دیا، جن کی مدد کے لیے 'ریپڈ ایکشن بٹالین' (RAB) اور 'بارڈر گارڈ بنگلہ دیش' (BGB) کے باقاعدہ دستے متعین کر دیے۔

ابھی یہ کش مکش جاری تھی کہ جماعت اسلامی کے دوسرے رہنما عبدالقادر کو عمر بھر قید یا مشقت کی سزا سنائی۔ سزائے موت کے برعکس عبدالقادر کو عمر قید سزا سنانے کا جو مقصد تھا وہ اگلے ہی روز بے نقاب ہو گیا۔ عوامی لیگیوں، کمیونسٹوں اور ہندوؤں نے فوراً یہ مطالبہ اٹھا دیا کہ 'عبدالقادر کو سزائے موت دی جائے، اور اس مطالبے کے لیے ڈھاکہ کے ایک چوراہے 'شاہ باغ' کو ان مظاہروں کا مرکز بنانا شروع کر دیا۔ دوسری طرف سوشل میڈیا پر سیکولر قوم پرست بلاگروں نے: اسلام، قرآن، رسول کریم اور اللہ تعالیٰ کے حوالے سے غلیظ ترین جملے لکھنا اور پھیلانا شروع کر دیے (راقم کے لیے ان میں سے ایک جملہ بھی نقل کرنا ممکن نہیں۔ ان جملوں کو پڑھ کر خون کھولتا اور آنکھیں اشک بار ہوتی ہیں)۔ یہ کارٹونسٹ اور بلاگر 'شاہ باغ' مظاہروں کے نمایاں لیڈروں کے طور پر سامنے آئے۔ انھی میں سے ایک اہم بلاگر طارق شنودل کا دورہ پڑنے سے بے ہوش ہو گیا، جسے شیخ مجیب الرحمن میڈیکل یونیورسٹی ہسپتال لے جایا گیا، مگر وہ ملعون جاں بر نہ ہو سکا۔ طارق شنودل سبھی لوگوں کے سامنے ایڑیاں رگڑتے ہوئے مرا، لیکن حسینہ واجد نے اس کی موت کو المیہ قرار دیا اور آخرت میں نجات کے لیے دعا مانگی (روزنامہ انڈی پینڈنٹ ڈھاکہ، ۲۰ فروری ۲۰۱۳ء)۔ اسی طارق شنودل کے مرنے کو دینی جماعتوں پر قتل کے الزام کی صورت میں پھیلایا گیا۔

۱۹ فروری کو کاکس بازار میں جماعت اسلامی اور اسلامی جمعیت طلبہ کے تین کارکنوں کو سر بازار گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ ۱۸ فروری کو 'شاہ باغ' چوک کو پُرقبہ بنانے کے لیے فلمی دنیا کے طائفے کو بھرپور تشہیر کے ساتھ لایا گیا جنھوں نے پاکستان اور بنگلہ دیش کی دینی جماعتوں کے خلاف زہر آلود تقریریں کیں۔ ۱۹ فروری ہی کو عوامی لیگ نے مطالبہ کر دیا کہ: 'بنگلہ دیش کو جماعت اسلامی

اور اسلامی جمعیت طلبہ سے صاف کیا جائے۔ ساتھ ہی یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ ”مارچ ۲۰۱۳ء کے وسط تک مقدمے کو مکمل کر کے ملزموں کو پھانسی دی جائے۔“

۲۰ فروری کو عبدالقادر کو سزائے موت دینے کے لیے اپیل دائر کی گئی۔ اسی روز بنگلہ دیش حکومت کے وزیر بے محکمہ سرنجیت سین گپتانے کہا: ”ہمیں ۱۹۷۲ء کا اصل دستور بحال کرنا چاہیے (یاد رہے، اس دستور میں ایک پارٹی سسٹم اور غیر سرکاری اخبارات پر پابندی کا قانون ہے)۔ جماعت اسلامی پر ہر سطح پر پابندی لگانی چاہیے اور اس کے رہنماؤں کو موت کی سزا دی جائے۔“ اسی وزیر نے شیخ مجیب کے سابق ساتھی قانون دان اور بنگلہ دیش کے اولین وزیر خارجہ ڈاکٹر کمال حسین اور نوبیل انعام یافتہ ڈاکٹر محمد یونس پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا: ”یہ لوگ جماعت اسلامی کے رہنماؤں کے لیے سزائے موت کی تائید نہ کر کے قومی جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔“ (روزنامہ انڈی پنڈنٹ، ڈھاکہ، ۲۱ فروری ۲۰۱۳ء)

۲۲ فروری بروز جمعہ بنگلہ دیش کے شہر شہر اور قصبہ قصبہ اسلامی قوتوں نے اسلامی شعائر کی توہین اور اسلامی قوتوں کی کھلے عام جدوجہد پر پابندی لگانے کی حکومتی مہم کی مذمت کی تو عوامی لیگ کی قیادت میں جوانی حملہ آوروں نے کئی جگہوں پر مساجد کو گھیرے میں لے لیا۔ ڈھاکہ کی مشہور مسجد بیت المکرم کے سامنے باقاعدہ میدان جنگ بنا رہا اور چار کارکنوں کو گولی مار کر شہید اور سیکڑوں کو زخمی کر دیا۔

اسی طرح ۲۳ فروری کو اسلامی قوتوں نے پورے بنگلہ دیش میں ہڑتال کی اپیل کی، جسے ناکام بنانے کے لیے پولیس، پیرالمٹری فورس اور عوامی لیگ کے مسلح افراد نے صبح ہی سے مختلف جگہوں پر مظاہرین حملے شروع کر دیے، جس میں ۱۰ کارکن شہید ہو گئے۔

طرفہ تماشائیہ کہ خود مار بھی رہے ہیں اور ساتھ یہ مطالبہ بھی کرتے جا رہے ہیں کہ جماعت اسلامی پر پابندی لگائیں۔ اس سے بڑا مذاق یہ ہے کہ بھارت اور پاکستان کی تمام سیکولر قوتیں اور انسانی حقوق کی علم بردار پارٹیاں اس ظلم پر خاموش ہیں۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے اہل کاروں کے منہ میں گویا کہ زبان ہی نہیں کہ جو اس ہرزہ سرائی کا جواب دے، جو روزانہ پاکستان کو گالیوں کی صورت میں سنائی جا رہی ہے۔